حیض کی عادت کے بعد پیلے رنگ کی رطوبت کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0531

تاریخ اجراء: 03رمضان المبارک1446ھ/04مارچ2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ مجھے ہر مہینے مخصوص آٹھ دن حیض آتا تھا اور ایک عرصے سے یہی روٹین چلی آ رہی ہے، لیکن اب پچھلے دو ماہ سے آٹھ دن گزرنے کے بعد اگلے چار دن تک مسلسل پیلے رنگ کی رطوبت آتی رہتی ہے، یہ پیلے رنگ کی رطوبت بھی کیا حیض ہے؟ ان چار دنوں کی نماز کا کیا حکم ہو گا؟ یونہی ابھی رمضان میں اگر پھر ویسے ہی چار دن رطوبت آئے تو ان دنوں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں عادت کے جو آٹھ ایام ہیں وہی حیض کے ایام ہیں اور اگلے چار دن جو پیلے رنگ کی رطوبت آئی وہ استحاضہ ہے، تو ان چار دنوں کی نمازیں فرض ہوں گی اور ان دنوں میں روزہ بھی ادا ہو جائے گا۔

یاد رہے! جب آٹھ دنوں کے بعد پیلے رنگ کی رطوبت جاری ہو تو فی الحال نمازیں نہ پڑھیں اور نہ ہی روزہ رکھیں کہ یہ خون ہے اور حیض کے دنوں میں دس دن کے اندر جب تک خون جاری ہو نماز و روزہ حرام ہیں، ہاں! جب دس دن ہو جائیں تو اب غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کریں اور روزہ بھی رکھیں اور پچھلے دو دنوں کی نمازیں بھی قضا کرنی ہوں گی۔

اس لیے کہ آٹھ دن کے بعد جب پیلی رطوبت آئی تو فی الحال اس کے بارے میں علم نہیں کہ یہ دس دن سے متجاوز ہو گی یا نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ دس دن سے متجاوز نہ ہو، ایسی صورت میں رطوبت کے ایام حیض کے ایام قرار پائیں گے اور حیض کی عادت کے بدلنے کا حکم ہو گا، اور یہ بھی ممکن ہے کہ دس دن سے تجاوز کر جائے، ایسی صورت میں عادت کے ایام ہی حیض کے ایام شمار ہوں گے اور بقیہ استحاضہ، اور اس کا علم تو دس دن گزرنے کے بعد ہی ہو گا، لہٰذا جب تک دس دن نہیں گزر جاتے چونکہ حیض کا وجود ثابت ہے اور استحاضہ ہونے پر فی الوقت کوئی دلیل نہیں، اس لیے اسے

حیض سمجھتے ہوئے نمازیں اور روزہ چھوڑے رکھنے کا حکم ہے۔ہاں دس دن گزرنے پر جو ظاہر ہو اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

تفصیل مع الدلائل:

پیلے رنگ کی رطوبت بھی حیض ہو سکتی ہے، بہار شریعت میں ہے:"حَیض کے چھ رنگ ہیں۔(۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 2، ص 373، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز حیض ونفاس کے احکام میں ہے:"بعض اوقات حیض کے شروع میں یا آخر میں جو رطوبت آتی ہے وہ خون کی طرح سرخ رنگ کی نہیں ہوتی بلکہ پیلے، گدلے یا مٹیالے وغیرہ رنگ کی ہوتی ہے۔اس طرح کی رطوبتوں کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں خالص سفید رنگ کے علاوہ اگر کسی رنگ کی رطوبت آئے تو وہ حیض کے حکم میں شمار ہوگی۔" (حیض ونفاس کے احکام، ص 24، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جب حیض کے سرخ خون کے بعد آنے والی پیلے رنگ کی رطوبت بھی حیض کے خون کی طرح ہی شمار ہوگی تو سوال میں بیان کردہ صورت میں خون بارہ دن جاری رہا اور حیض کا خون جب دس دن سے تجاوز کر جائے تو عادت والی کے لیے عادت کے ایام ہی حیض قرار پاتے ہیں اور بقیہ استحاضہ، تو عادت کے آٹھ دن حیض اور بقیہ چار دن استحاضہ ہیں، محیط البرہانی میں ہے:

"أما إذا زاد على العشرة۔۔۔فی المعتادة أيامها المعتادة حيض لأنه صار كالدم المتوالي"

ترجمہ: اگر خون دس دن سے تجاوز کر جائے۔۔۔ تو عادت والی کے عادت کے ایام حیض ہیں کیونکہ یہ لگاتار آنے والے خون کی طرح ہے۔ (المحيط البرهاني، ج 1، ص 218، دار الكتب العلمية، بيروت)

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے:

"وأما إذا كان لها عادة وتجاوز عادتها حتى زاد على أكثر الحيض والنفاس فإنها تبقى على عادتها والزائد استحاضة"

ترجمہ: اور اگر حائضہ کی عادت معروف ہو اور خون عادت سے متجاوز ہو جائے حتی کہ حیض یا نفاس کے اکثر دنوں سے بھی بڑھ جائے تو وہ عورت اپنی عادت پر باقی رہے گی اور عادت سے زائد خون استحاضہ ہو گا۔ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص 141، دار الكتب العلمية)

جب تک خون دس دن سے تجاوز نہ کرے اس کا حیض یا استحاضہ قرار پانا محتمل ہوتا ہے اور فی الوقت یقینی علم نہیں ہوتا کہ آیا وہ حیض ہے یا استحاضہ، بحر الرائق اور عمدۃ الرعایہ میں ہے،

والفظ للعمدة: "انما اشترط كونه مجاوزاً على أكثر مدة الحيض والنفاس لأنه اذا زاد على ايام العادة ولم يزد على أكثر المدة لا يحكم بكونه استحاضة لبقاء المدة واحتمال تبدل العادة فى هذه المرة واذا استمر الى أن جاوز أكثر المدة علم أن الكل مما زاد على العادة وكان فى المدة وما زاد عليها كلها استحاضة۔۔۔(قوله: اثنى عشر يوماً) فان رأت الدم عشرة أيام كله حيضا"

ترجمہ: یہ جو شرط قرار دی کہ خون حیض یا نفاس کی اکثر مدت سے تجاوز کر جائے، اس لیے کہ اگر عادت کے ایام سے تجاوز کرے لیکن اکثر مدت سے تجاوز نہ کرے تو اس کے استحاضہ ہونے کا حکم نہیں لگتا کہ اکثر مدت باقی ہے اور اس مرتبہ عادت تبدیل ہونے کا احتمال ہے، اور اگر اکثر مدت سے تجاوز کر جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ عادت سے زائد جو اکثر مدت کے اندر ہے اور جو اس سے زائد ہے، سب استحاضہ ہے۔۔۔(ان کا قول: بارہ دن) لہٰذا اگر عادت والی نے دس دن خون دیکھا تو سب حیض ہے۔ (عمدة الرعاية شرح الوقايه، جلد 1، صفحه 540، دار الكتب العلمية)

اس احتمال کے باوجود جب تک دس دن نہ ہو جائیں فی الحال استصحابِ حال کی وجہ سے اسے حیض کا خون ہی سمجھا جائے گا، اصول الشاشی میں ہے:

"وكذلك التمسك (باستصحاب الحال) تمسك بعدم الدليل إذ وجود الشيء لا يوجب بقاءه فيصلح للدفع دون الإلزام۔۔۔ وعلى هذا قلنا إذا زاد الدم على العشرة في الحيض وللمرأة عادة معروفة ردت إلى أيام عادتها والزائد استحاضة لأن الزائد على العادة اتصل بدم الحيض وبدم الاستحاضة فاحتمل الأمرين جميعا فلو حكمنا بنقض العادة لزمنا العمل بلا دليل۔۔۔ فلو حكمنا بارتفاع الحيض لزمنا العمل بلا دليل بخلاف ما بعد العشرة لقيام الدليل على أن الحيض لا تزيد على العشرة"

ترجمہ: اسی طرح استصحابِ حال سے استدلال عدمِ دلیل سے استدلال ہے کہ کسی شے کا وجود اس کے بقا کو لازم نہیں کرتا تو استصحابِ حال دفع کی صلاحیت تو رکھتا ہے پر الزام کی نہیں۔۔۔ اسی بنیاد پر ہم نے کہا کہ جب حیض میں خون دس دن سے تجاوز کر جائے اور عورت کی عادت معروف ہو تو عادت کے ایام ہی اس کے حیض کے ایام ہیں اور اس سے زائد استحاضہ کہ عادت سے زائد حیض و استحاضہ دونوں خون کے ساتھ متصل ہو گیا اور دونوں ہی کا احتمال رکھتا

ہے، ایسی صورت میں اگر ہم عادت تبدیل ہونے کا قول کریں تو یہ عمل بلا دلیل ہے۔۔۔ اسی طرح اگر ہم حیض کے ختم ہونے کا حکم دیں تو یہ عمل بلا دلیل ہے، بخلاف دس دن گزر جانے پر کہ دلیل قائم ہے کہ حیض دس دنوں سے تجاوز نہیں کرتا۔ (اصول الشاشی، ص389، دار الکتاب العربي، بیروت)

وَ اللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net